



سوال

(340) تین طلاقوں کے بعد رجوع شرعاً صحیح نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کی شادی کو پندرہ، سولہ سال گزر چکے ہیں شادی کے چار سال تک اپنے خاوند کے گھر آباد رہی، اس کا خاوند کویت چلا گیا اور وہاں سے تین طلاقیں روانہ کر دیں۔ عدالت میں نان و نفقہ کا دعویٰ بھی ہوا، فیصلہ لڑکی کے حق میں ہوا عدالت میں لڑکی نے کئی بار طلاق وصول کرنے کا اقرار کیا اب گیارہ بارہ سال بعد لڑکے والے کہتے ہیں کہ ہم نے طلاق نہیں دی لڑکی والوں نے تسلیم کر کے لڑکی کو روانہ کر دیا ہے آپ اس بات کی وضاحت کریں کہ طلاق ہوئی ہے کہ نہیں، واضح رہے کہ لڑکی کے ہاں طلاق کے بعد لڑکا بھی پیدا ہوا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ مذکورہ صورت مسئلہ کے متعلق لڑکی بالڑکے والوں کو دریافت کرنا چاہیے بالآخر ہمیں کسی کے داخلی معاملات میں کیوں اتنی دلچسپی ہے بیان کردہ صورت حال سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکے نے طلاق نامہ بھیجا ہے اور عدت گزرنے کے بعد رجوع کیا ہے، چونکہ کتاب و سنت کی رو سے ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے سے ایک طلاق ہوتی ہے، اگرچہ اس طرح طلاق دینا انتہائی فحش حرکت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اس عمل پر اظہار ناراضی فرمایا ہے بلکہ اسے کتاب اللہ کے ساتھ کھیلنا بھی قرار دیا ہے۔ [نسائی، الطلاق: ۳۰۰]

حدیث میں بیان ہے کہ حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی بیوی کو ایک ہی دفعہ تین طلاق کہہ دی تھیں۔ اس کے بعد بہت پریشان ہوئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ ”طلاق کیسے دی تھی؟“ عرض کیا کہ ایک ہی مجلس میں تین طلاق کہہ دی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ تو ایک رجعی طلاق ہے اگر تم چاہو تو رجوع کر سکتے ہو۔“ چنانچہ اس نے دوبارہ رجوع کر کے اپنا گھر آباد کر لیا۔ [مسند امام احمد، ص: ۴۵، ج ۱]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث طلاق دلانے کے متعلق فیصلہ کن اور صریح نص کی حیثیت رکھتی ہے جس کی اور کوئی تاویل نہیں ہو سکتی۔ [فتح الباری، ص: ۳۶۲، ج ۹]

چونکہ طلاق کے بعد لڑکے کی پیدائش سے عدت ختم ہو چکی تھی، اس لئے رجوع کے لئے نئے نکاح کی ضرورت تھی جو یقیناً ہوا ہوگا۔ اگر بلاوجہ تجدید نکاح لڑکی کو روانہ کر دیا گیا ہے تو جائز نہیں ہوا، ایسی صورت حال کے پیش نظر ان کے درمیان تفریق کرا دی جائے۔ تجدید نکاح سے ہی دوبارہ صلح ہو سکتی ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
معدن فتوى
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

فتاوى اصحاب الحديث

جلد: 2 صفحہ: 355